

# ”فتوت“ یا ”جو امرودی“

مسلمانوں کا ایک اجتماعی ورفاہی نظام

تحقیقے از: ڈاکٹر محمد ریاض ایم اے، پے ایچ ڈی (تہراہ)

## جو امرودوں کی مخصوص اصطلاحات

یہاں تک ”نظام جو امرودی“ کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ اس نظام کی کسی قدر تفصیلات، عروج و زوال کی داستان ابھی ذکر کرنا باقی ہے مگر آگے بڑھنے سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس نظام کے عاملین کے درمیان جو جو بیس مخصوص اصطلاحات رائج تھیں، ان کے معانی لکھ دیئے جائیں کیونکہ اس کے بغیر ”کتب الفتوة“ کو سمجھا نہیں جاسکتا۔

۱۔ اخذ: جو امرود کا خرقة چھین لینے اور اسے معطل کرنے کی اصطلاح ہے۔ کسی بد عملی کی بنا پر ”پدر فتوت“ (رئیس گروہ) جو امرود کا مخصوص لباس اُتروا کر اسے برادری سے خارج کر سکتا تھا تا آن کہ وہ تلافی مافات نہ کرے۔

۲۔ بکر: لشکر جو امرودی کا ”رکروٹ“۔ تازہ وارد، جو فتی یا جو امرود بنا ہو۔

۳۔ بیت: افتیان برادری کی ایک خاص تعداد، خاص کر ایک لشکر خانے یا اجتماع گاہ میں جمع ہونے والے لوگ۔

۴۔ تعبیر: ”کبیر“ کے درجے سے ”جَدّ“ تک ترقی کرنے کی اصطلاح ہے۔

۵۔ تکمیل: ”امیدوار فتوت“ کا ”فتی“ بننے کے لئے مراحل مذکورہ کے طے کرنے کو کہتے ہیں۔

۶۔ ”حبت“: جو امرودوں کے کسی ”بیت“ کا ناظم اعلیٰ جس کی حیثیت مُرشد کی ہوتی ہے۔

۷۔ حزب: بیت کا ایک حصہ ہے۔ ایک بیت میں تعداد کے لحاظ سے دو یا زیادہ ”حزب“ ہوتے تھے۔

۸۔ دکش: ایک قسم کی غیر شائستہ بات اور طنز ہے۔ ”گروہ فتوت“ سے جُدا ہونے والے یا ”اخذ“ کے عمل

کے تحت آجانے والے کی خاطر استعمال ہوتی تھی (نا اہل یا اخراج شدہ کے معنی میں)۔

۹۔ رفیق: دوست عزیز اور ہمدم و دمساز کے معانی میں۔ ہر جو ان مرد و سرے کو رفیق یا انھی کہتے تھے  
 (اسی خاطر فتوت کا ایک نام رفاقت یا اخیت بھی ہے)۔

۱۰۔ ”رحمے“: ”کبیر“ کی بدعنوانی کی وجہ سے اُس کے ”محا کے“ اور اُسے معطل کر دینے کی اصطلاح ہے۔ یہ  
 کام ”فتیان“ کی شکایات پر عملی ہوتا تھا۔

۱۱۔ زعیم: بیت یا مختلف احزاب کے فتیان کا ناصح اور مبلغ۔

۱۲۔ شد: جو ان مردوں کی رسم کمر بندی (BELT-FASTENING) کا نام ہے جس کا ذکر ہو چکا۔

۱۳۔ شرب: اس الفتوة (آب نمکین) سے پینے کی اصطلاح تھی۔

۱۴۔ عیب: ایسا کام جس سے البطال فتوت ہو جائے مثلاً ذخیرہ اندوزی اور دھوکا دہی وغیرہ۔

۱۵۔ کبیر: (آب، مقدم یا پدر)۔ گروہ فتیان کا سنیئر ممبر، جس کے ماتحت ”طلاب“ ہوتے تھے۔

۱۶۔ محاضرہ: روزمرہ، ہفتہ وار یا کسی خاص مقصد کی خاطر ”فتیان“ کے اجلاس کو بلانے کی خاطر مستعمل  
 ہوتا تھا۔

۱۷۔ محاکمہ: ”رحمے“ میں اشارہ ہو چکا ہے کہ جو ان مرد اپنے حقوق کے تحفظ کی خاطر ”کبیر“ کے خلاف درخواست  
 دیتے اور زعیم یا کسی دوسرے شخص / اشخاص کو حکم بنا کر داد خواہی کرتے تھے۔

۱۸۔ مسابله: ”طالبوں“ کا گروہ جو ایک ”مطلوب“ کے ماتحت ہوں۔

۱۹۔ نسبت: تصوف کی نسبت کی مانند، اپنا خرقہ فتوت بزرگوں سے مربوط کرنے کو کہتے تھے۔

۲۰۔ نقیلے: (جمع نقیل)۔ ”نقل / انتقال“ سے ماخوذ ہے۔ ایک ”کبیر“ یا ”حزب“ سے دوسرے کبیر یا حزب میں  
 تبدیل ہو جانے کی اصلاح تھی۔ ایسا جو ان مرد نقیل کہلاتا تھا۔

۲۱۔ نقیب: جو ان مردوں کا ناصح اور ان کے درمیان پیدا ہونے والے تنازعات کا منصف۔

۲۲۔ وقف: جد کسی مصلحت کی بنا پر ”محاضرہ“ کی اجازت کو موقوف کر سکتا تھا۔ یہی وقف تھا اور اس  
 سلسلے میں جد مجاز تھا۔

۲۳۔ وکیلے: کبیر کا نائب اور قائم مقام ”وکیل“ کہلاتا تھا۔

۲۴۔ ہبہ: ایک کبیر اگر کسی رفیق کو، اُس کی رضامندی سے، دوسرے کبیر کے ہاں بھیج دے تو اُسے ہبہ

کہا جاتا تھا۔ ۳۵

یہی دورِ جن خاص اصطلاحات ہیں جنہیں ہم نے حروفِ ابجد کی رو سے ترتیب دیا ہے۔ تمام اصطلاحات لغوی معانی کے لحاظ سے بھی اقرب ہیں۔

### فتوتِ دیارِ فرنگ کے اسلامی مراکز میں

”دیارِ فرنگ کے اسلام، مراکز“ سے ہماری مراد اسپین (ہسپانیہ یا اندلس) اور جزیرہ سسلی (حقیقیہ) ہے جو کئی سو سال تک اسلامی تہذیب و تمدن کا گہوارہ رہ چکے ہیں۔ اس سرزمین کے مسلمانوں کے بابے میں مرحوم اقبال ”بالِ جبسرین“ (صفحہ ۱۳۳) میں کیا خوب فرماتے ہیں:۔

آہ وہ مردانِ حق، وہ عسکرِ بی شمشیر  
حامل ”خلقِ عظیم“، صاحبِ صدق و یقین  
جن کی نکاہوں نے کی، تربیتِ شرق و غرب  
ظلمتِ یورپ میں تھی، جن کی خرد راہ بین  
جن کے لہو کی طفیل، آج بھی ہیں اندلسی  
خوش دل و گرم اختلاط، سادہ و روشن جبین

”جو انفرادی“ کے آثار و علائم یورپ میں پانچویں صدی ہجری (گیارہویں صدی عیسوی) سے نظر آتے ہیں۔ جرمن قبائل نے غالباً ان رسوم و آداب کو دوسروں سے پہلے اپنایا ہے۔ آنجنابی پروفیسر ڈاکٹر نکلس نے اعتراف کیا ہے اور پروفیسر کے <sup>۳۴</sup> حتمی کی بھی یہی رائے ہے کہ ان رسوم و آداب کے بانی عرب مسلمان اور زیادہ تر شامی تھے۔ اسپین کے تمام بڑے بڑے شہر مثلاً اشبیلیہ، غرناطہ اور قرطبہ جو انہروں کے مرکز تھے اور عیسائی عاملہ بھی اپنی اولاد کو ان شہروں میں تربیت حاصل کرنے کی غرض سے بھیجتے تھے۔ عیسائیوں کی بڑی توجہ اس بات پر مبذول تھی کہ ان کی اولاد فنونِ حرب، شاہسواری اور ورزشی آداب سیکھیں۔ جزیرہ سسلی کا بھی یہی حال تھا۔ البتہ سرزمینِ مغرب میں اسلامی فتوت کا پودا عرب و عجم کے ممالک کے سے نتائج نہ پیدا کر سکا۔ مشرقی فتوت، جیسا کہ مزید واضح ہو گا، اخلاقیات اور تصوف سے زیادہ ہم آہنگ تھی مگر سرزمینِ مغرب کے مقیان کی توجہ عبادت و تصوف سے زیادہ اجتماعی مشاغل پر تھی۔ یہی اجتماعی مشاغل اہل فرنگ کی تنظیموں کا جزو بنے اور اسلامی

۳۵۔ تفصیل کتاب الفتوة ابن المحاصر صفحہ ۱۹۰۔ ۲۳۰، نفائس الفنون فی عرائس العیون جلد دوم (تہران) صفحہ ۱۲۰۔ ۱۲۲۔

تہذیب نے مغزیوں کو 'KNIGHT ERRANCY CHIVALRY' اور 'KNIGHTHOOD' وغیرہ کی اصطلاحات وضع کرنے میں مدد دی ہے۔

ہسپانیہ میں فوتت اسلامی کا تریں دور تیسری اور چوتھی صدی ہجری کا زمانہ ہے۔ عبدالرحمن سوم (الناصر الدین اللہ ۳۰۰ - ۳۵۰ھ) حکم دوم (المستنصر باللہ ۳۵۰ - ۳۶۶ھ) اور ہشام دوم (المؤید باللہ ۳۶۶ - ۳۹۹ھ) خاص کر اُس کے لائق وزیر اعظم حاجب المنصور متوفی ۳۹۲ھ کی کوشش کے نتیجے میں) کے عہد حکومت میں مراکز جو انوردی کی تشکیل پر بڑی توجہ مبذول رہی ہے۔ ہسپانیہ کے جوانمردوں (یہاں عورتوں کو بھی ان مراکز میں شمولیت کی اجازت حاصل تھی) کے نمایاں اوصاف شہسواری، تیراندازی، نیزہ بازی، شمشیر انگنی، عمومی شجاعت، سخاوت اور (دو عجیب اوصاف) عشقِ باعفت اور شعر گوئی کی قوت ہے۔ یہ آخری دو اوصاف ہسپانیہ کی عربی شاعری میں بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔

الفارسیوں (شاہسواروں) کے لئے ضروری تھا کہ وہ بااخلاق اور بے حیائی کے کاموں سے کنارہ کش رہیں۔ اندلسی جوانمرد وہ تھا جو فصیح و بلیغ اور شاعر و ادیب ہو، دل کو عشقِ مجازی سے لبریز رکھے۔ مگر باعفت ہو اور اس طرح عشقِ حقیقی کی طرف ترقی کرتا جائے۔ شاعری کی شرط سے یہ نقصان ہو، اگر اچھے اچھے شاہسوارا گروہ فتیان (یہاں جوانمردوں کا ایک نام زواقیل تھا) میں شامل نہ ہو سکے اور عشق و محبت کی شرط نے کئی کو باعفت نہ رہنے دیا اور فتیان کی برادری سے خارج کر دیئے گئے۔ موسیٰ بن ابی الغفران، جس نے کئی مرتبہ غرناطہ پر عیارا بنہ شبنجوں مارے اور قرطیبینہ بنجم کی فوجوں کو کئی بار تہس نہیں کیا، ایک معروف جوانمرد اور شاعر تھا۔ ایک دوسرا جوانمرد یوسف بن تاشقین (م ۵۰۰ھ) تھا۔ صلیبی جنگوں کے دور سے ہسپانوی جوانمردوں نے وہی آداب اختیار کئے جو عرب و عجم کے فتیان کے مان معمول تھے اس خاطر ان کے جداگانہ

۲۸ ERRANTS / ERRANCY کا مادہ ERR بمعنی غلطی اور گناہ کرنا ہیں اور لفظ "عیار" کی مناسبت سے وضع کیا ہوا نظر آتا ہے۔

۳۹۔ تفصیل: مجلہ نقوش لاہور ۱۹۵۸، سید علی عباس جلاپوری صاحب کا مقالہ صفحہ ۲۲۶ تا ۲۳۱ تاریخ اسلام کے حیرت انگیز لمحات (مؤلفہ عبدالنخان مصری) مترجم محمد عبدالوہاب طہوی، حیدرآباد دکن صفحہ ۱۵۰-۱۵۱-۱۵۱ اور

دائرة المعارف اسلامی (انگریزی) ۱۹۴۵ء جلد اول لفظ "FURUSIAT"

ذکر کی ضرورت نہیں ہے۔

## فتوت اور صوفیہ

اوپر عرض ہوا کہ مشرقی جو انفرادی، تصوف سے بہت مشابہ تھی۔ صوفیہ کی جو انفرادی کے بارے میں اقوال بھی نقل کئے گئے۔ فتوت اور تصوف کا اتنا قریبی رابطہ رہا ہے کہ بعض اوقات یہ دونوں مسلک ایک ہی نظر آتے ہیں اگرچہ ایک نہ تھے۔ ان دونوں مسکوں کا آغاز ارتقاء اور زوال تقریباً ہم زمان رہا ہے۔ ان دونوں مسکوں کی کتابوں میں لکھنے والے ایک دوسرے کی تائید کرتے رہے مثلاً ان تصوف کی کتابوں میں ”جو انفرادی“ کا ذکر ملاحظہ فرمائیے: قوت القلوب، مؤلفہ ابو طالب مہدی (م ۳۸۶ یا ۳۹۰ھ)۔ ”الرسالۃ“ تالیف شیخ ابوالقاسم قشیری (م ۴۶۵ھ)۔ شیخ عطار نیشاپوری کا ”تذکرۃ الاولیاء“۔ محی الدین ابن عربی (م ۶۳۸ھ) کی ”الفتوحات المکسیہ“۔ خواجہ محمد پارسانقشبندی (م ۸۲۲ھ) کی ”فصل الخطاب لوصول الاحباب“ اور حافظ ابن الکریلائی (م ۹۹۷ھ) کی تالیف ”روضات الجنان و جنات الجنان، جلد اول“ وغیرہ۔ فتوت کا معروف کتابوں میں بھی صوفیہ کا اسی طرح ذکر ہے۔ کئی فتیان، بعد میں صوفی بن گئے مثلاً ابو حفص عمر بن سلمہ حداد نیشاپوری (م تقریباً ۲۶۵ھ)، ابو حامد محمد بن خضرو یہ بلخی (م ۲۴۰ھ) اور ابو الحسن علی بن احمد پوشنگی (م ۳۸۳ھ) وغیرہ۔ یہ سب ملامتیہ گروہ کے صوفی تھے۔

لامستیہ صوفیہ کے بارے میں یہاں تفصیل پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ وہ لوگ تھے جو اپنے باطن کی اصلاح کی خاطر ظاہر کو قابل ملامت بناتے تھے۔ اپنی خوبیوں کو عدا چھپاتے اور برائیوں کو طشت لہتے کرتے۔ تاکہ اس بہانے اپنی تعریف سننے کے فتنے سے بچے رہیں۔ ابن عربی نے اسی خاطر فرمایا ہے کہ: ”جو انفرادی ملامتیہ کے بمنزلہ شاگرد ہیں“۔ اتنا نکتہ نظر میں رکھنا چاہیے کہ ملامتیہ اپنے ان اعمال کو غیر معمولی انکسار اور ایثار کی بنا پر ”جو انفرادی“ کا نام دیتے تھے۔ علامہ شمس الدین محمد املی (م تقریباً ۷۵۳ھ) اپنی

۲۰۔ طبع تہران ۱۹۶۳ء۔ مصحح میرزا سلطان القرائی ہیں اور دوسری جلد زیر طبع ہے۔

۲۱۔ سرچشمہ تصوف در ایران صفحہ ۱۳۲ نیز ارزش میراث صوفیہ تالیف ڈاکٹر عبدالحسین زرینکوب تہران صفحہ ۲۱۱۔

۲۲۔ کسی قدر تفصیل کی خاطر رقم الحروف کا مقالہ، صوفیہ کا ملامتیہ فرقہ، ماہنامہ المعارف لاہور۔ اکتوبر ۱۹۶۹ء۔

۲۳۔ الفتوحات المکسیہ منقولہ از: الصلۃ بعینہ التصوف والتشیع جلد دوم صفحہ ۲۱۸۔

تالیف ”نفائس الفنون فی عرائس العیون“ جلد دوم میں فرماتے ہیں: ”جب تک جو امرودی انتہا کو نہ پہنچ جائے ولایت کی ابتداء نہیں ہوتی۔ جو امرودی، تصوف کی ایک شاخ ہے۔ اور مرحوم استاد سعید نفیسی (م ۱۹۶۶) نے درست لکھا ہے کہ: ”ایران کے بیشتر صوفیائے کرام نے تصوف کو خواص اور فتوت کو عوام کی خاطر ضروری جانا، دونوں کو مخصوص کردہ کی خاطر نظر میں رکھا اور دونوں مسکوں کو دوش بدوش رواج دیتے رہے ہیں۔“

تصوف اور فتوت کے بارے میں یہ اشارہ ختم کرنے کی خاطر ہم چند صوفیہ کے اسمائے گرامی لکھ رہے ہیں جنہوں نے فتوت پر عمل کیا، اس مسک کے بارے میں کتابیں لکھیں اور اس طرح حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ایک ساتھ کامیابی کے ساتھ بنا یا ہے: خواجہ عبداللہ انصاری ہراتی (م ۱۲۸۱ھ) - نجم الدین زکوب تبریزی (م ۱۲۱۲ھ) - سید علاء الدولہ سمنانی، عبدالرزاق کاشانی (م ۱۲۳۶ھ) - امیر سید علی ہمدانی اور ملا واعظ حسین کاشانی بڑی ڈیرہ۔

### خلفاء اور بادشاہوں کی طرف سے نظام جو امرودی کی سرپرستی

سرزمین اسپین میں نظام فتوت کی حکام کی طرف سے سرپرستی اور حمایت کی طرف اشارہ کیا جا چکا اب مشرقی ممالک کی کیفیت دیکھنا باقی ہے۔ امیر عنصر المعالی کی کاؤس زبیری گرگان اور اس کے نواح کا حاکم اور سلطان محمود غزنوی غازی کا بہنوئی تھا۔ اس نے ۱۰۷۵ھ میں اپنے بیٹے گیلان شاہ کی نصیحت کی خاطر کتاب ”قابوس نامہ“ کو تالیف کیا اور اس کے آخری چوالیسویں باب کو آداب جو امرودی کے لئے مختص کیا۔ لکھتا ہے: ”جو امرود کو تین باتیں مدنظر رکھنا ضروری ہیں: جو کہے اُسے کر ڈالے۔ قول و فعل میں راستی اور صداقت کو ملحوظ رکھا جائے اور صبر و شکیبائی کو شعار بنایا جائے۔ قول و فعل میں مطابقت راست گفتاری اور صبر میں فتوت کے سارے اوصاف کا عکس موجود ہے۔ حقیقی جو امرود وہ ہے جس میں چند

ج۔ - طبع تہران صفحہ ۱۱۲، ۱۱۳۔

۲۳ - سرچشمہ ..... صفحہ ۱۳۲۔

۲۴ - ان کے علاوہ شیخ شہاب الدین سہروردی (م ۶۳۲ھ) کی ایک کتاب ”الفتوۃ“ (فارسی) ہے جس کا مخطوطہ بشمارہ ۱۰۲۱، استاد ڈاکٹر علی منیر حکمت نے تہران یونیورسٹی کے دانشکدہ ادبیات کو ہدیہ سے دیا ہے۔ نجم الدین علاء اللہ اور احمد بن الیاس نقاش خرتی کے فتوت نامے استنبول یونیورسٹی کے مجلہ دانشکدہ اقتصاد کے خاص نمبر

۱۹۵۰ - ۶۱۹ - ۶۱۵ - ۶۱۴ - ۶۱۳ - ۶۱۲ - ۶۱۱ - ۶۱۰ - ۶۰۹ - ۶۰۸ - ۶۰۷ - ۶۰۶ - ۶۰۵ - ۶۰۴ - ۶۰۳ - ۶۰۲ - ۶۰۱ - ۶۰۰ - ۵۹۹ - ۵۹۸ - ۵۹۷ - ۵۹۶ - ۵۹۵ - ۵۹۴ - ۵۹۳ - ۵۹۲ - ۵۹۱ - ۵۹۰ - ۵۸۹ - ۵۸۸ - ۵۸۷ - ۵۸۶ - ۵۸۵ - ۵۸۴ - ۵۸۳ - ۵۸۲ - ۵۸۱ - ۵۸۰ - ۵۷۹ - ۵۷۸ - ۵۷۷ - ۵۷۶ - ۵۷۵ - ۵۷۴ - ۵۷۳ - ۵۷۲ - ۵۷۱ - ۵۷۰ - ۵۶۹ - ۵۶۸ - ۵۶۷ - ۵۶۶ - ۵۶۵ - ۵۶۴ - ۵۶۳ - ۵۶۲ - ۵۶۱ - ۵۶۰ - ۵۵۹ - ۵۵۸ - ۵۵۷ - ۵۵۶ - ۵۵۵ - ۵۵۴ - ۵۵۳ - ۵۵۲ - ۵۵۱ - ۵۵۰ - ۵۴۹ - ۵۴۸ - ۵۴۷ - ۵۴۶ - ۵۴۵ - ۵۴۴ - ۵۴۳ - ۵۴۲ - ۵۴۱ - ۵۴۰ - ۵۳۹ - ۵۳۸ - ۵۳۷ - ۵۳۶ - ۵۳۵ - ۵۳۴ - ۵۳۳ - ۵۳۲ - ۵۳۱ - ۵۳۰ - ۵۲۹ - ۵۲۸ - ۵۲۷ - ۵۲۶ - ۵۲۵ - ۵۲۴ - ۵۲۳ - ۵۲۲ - ۵۲۱ - ۵۲۰ - ۵۱۹ - ۵۱۸ - ۵۱۷ - ۵۱۶ - ۵۱۵ - ۵۱۴ - ۵۱۳ - ۵۱۲ - ۵۱۱ - ۵۱۰ - ۵۰۹ - ۵۰۸ - ۵۰۷ - ۵۰۶ - ۵۰۵ - ۵۰۴ - ۵۰۳ - ۵۰۲ - ۵۰۱ - ۵۰۰ - ۴۹۹ - ۴۹۸ - ۴۹۷ - ۴۹۶ - ۴۹۵ - ۴۹۴ - ۴۹۳ - ۴۹۲ - ۴۹۱ - ۴۹۰ - ۴۸۹ - ۴۸۸ - ۴۸۷ - ۴۸۶ - ۴۸۵ - ۴۸۴ - ۴۸۳ - ۴۸۲ - ۴۸۱ - ۴۸۰ - ۴۷۹ - ۴۷۸ - ۴۷۷ - ۴۷۶ - ۴۷۵ - ۴۷۴ - ۴۷۳ - ۴۷۲ - ۴۷۱ - ۴۷۰ - ۴۶۹ - ۴۶۸ - ۴۶۷ - ۴۶۶ - ۴۶۵ - ۴۶۴ - ۴۶۳ - ۴۶۲ - ۴۶۱ - ۴۶۰ - ۴۵۹ - ۴۵۸ - ۴۵۷ - ۴۵۶ - ۴۵۵ - ۴۵۴ - ۴۵۳ - ۴۵۲ - ۴۵۱ - ۴۵۰ - ۴۴۹ - ۴۴۸ - ۴۴۷ - ۴۴۶ - ۴۴۵ - ۴۴۴ - ۴۴۳ - ۴۴۲ - ۴۴۱ - ۴۴۰ - ۴۳۹ - ۴۳۸ - ۴۳۷ - ۴۳۶ - ۴۳۵ - ۴۳۴ - ۴۳۳ - ۴۳۲ - ۴۳۱ - ۴۳۰ - ۴۲۹ - ۴۲۸ - ۴۲۷ - ۴۲۶ - ۴۲۵ - ۴۲۴ - ۴۲۳ - ۴۲۲ - ۴۲۱ - ۴۲۰ - ۴۱۹ - ۴۱۸ - ۴۱۷ - ۴۱۶ - ۴۱۵ - ۴۱۴ - ۴۱۳ - ۴۱۲ - ۴۱۱ - ۴۱۰ - ۴۰۹ - ۴۰۸ - ۴۰۷ - ۴۰۶ - ۴۰۵ - ۴۰۴ - ۴۰۳ - ۴۰۲ - ۴۰۱ - ۴۰۰ - ۳۹۹ - ۳۹۸ - ۳۹۷ - ۳۹۶ - ۳۹۵ - ۳۹۴ - ۳۹۳ - ۳۹۲ - ۳۹۱ - ۳۹۰ - ۳۸۹ - ۳۸۸ - ۳۸۷ - ۳۸۶ - ۳۸۵ - ۳۸۴ - ۳۸۳ - ۳۸۲ - ۳۸۱ - ۳۸۰ - ۳۷۹ - ۳۷۸ - ۳۷۷ - ۳۷۶ - ۳۷۵ - ۳۷۴ - ۳۷۳ - ۳۷۲ - ۳۷۱ - ۳۷۰ - ۳۶۹ - ۳۶۸ - ۳۶۷ - ۳۶۶ - ۳۶۵ - ۳۶۴ - ۳۶۳ - ۳۶۲ - ۳۶۱ - ۳۶۰ - ۳۵۹ - ۳۵۸ - ۳۵۷ - ۳۵۶ - ۳۵۵ - ۳۵۴ - ۳۵۳ - ۳۵۲ - ۳۵۱ - ۳۵۰ - ۳۴۹ - ۳۴۸ - ۳۴۷ - ۳۴۶ - ۳۴۵ - ۳۴۴ - ۳۴۳ - ۳۴۲ - ۳۴۱ - ۳۴۰ - ۳۳۹ - ۳۳۸ - ۳۳۷ - ۳۳۶ - ۳۳۵ - ۳۳۴ - ۳۳۳ - ۳۳۲ - ۳۳۱ - ۳۳۰ - ۳۲۹ - ۳۲۸ - ۳۲۷ - ۳۲۶ - ۳۲۵ - ۳۲۴ - ۳۲۳ - ۳۲۲ - ۳۲۱ - ۳۲۰ - ۳۱۹ - ۳۱۸ - ۳۱۷ - ۳۱۶ - ۳۱۵ - ۳۱۴ - ۳۱۳ - ۳۱۲ - ۳۱۱ - ۳۱۰ - ۳۰۹ - ۳۰۸ - ۳۰۷ - ۳۰۶ - ۳۰۵ - ۳۰۴ - ۳۰۳ - ۳۰۲ - ۳۰۱ - ۳۰۰ - ۲۹۹ - ۲۹۸ - ۲۹۷ - ۲۹۶ - ۲۹۵ - ۲۹۴ - ۲۹۳ - ۲۹۲ - ۲۹۱ - ۲۹۰ - ۲۸۹ - ۲۸۸ - ۲۸۷ - ۲۸۶ - ۲۸۵ - ۲۸۴ - ۲۸۳ - ۲۸۲ - ۲۸۱ - ۲۸۰ - ۲۷۹ - ۲۷۸ - ۲۷۷ - ۲۷۶ - ۲۷۵ - ۲۷۴ - ۲۷۳ - ۲۷۲ - ۲۷۱ - ۲۷۰ - ۲۶۹ - ۲۶۸ - ۲۶۷ - ۲۶۶ - ۲۶۵ - ۲۶۴ - ۲۶۳ - ۲۶۲ - ۲۶۱ - ۲۶۰ - ۲۵۹ - ۲۵۸ - ۲۵۷ - ۲۵۶ - ۲۵۵ - ۲۵۴ - ۲۵۳ - ۲۵۲ - ۲۵۱ - ۲۵۰ - ۲۴۹ - ۲۴۸ - ۲۴۷ - ۲۴۶ - ۲۴۵ - ۲۴۴ - ۲۴۳ - ۲۴۲ - ۲۴۱ - ۲۴۰ - ۲۳۹ - ۲۳۸ - ۲۳۷ - ۲۳۶ - ۲۳۵ - ۲۳۴ - ۲۳۳ - ۲۳۲ - ۲۳۱ - ۲۳۰ - ۲۲۹ - ۲۲۸ - ۲۲۷ - ۲۲۶ - ۲۲۵ - ۲۲۴ - ۲۲۳ - ۲۲۲ - ۲۲۱ - ۲۲۰ - ۲۱۹ - ۲۱۸ - ۲۱۷ - ۲۱۶ - ۲۱۵ - ۲۱۴ - ۲۱۳ - ۲۱۲ - ۲۱۱ - ۲۱۰ - ۲۰۹ - ۲۰۸ - ۲۰۷ - ۲۰۶ - ۲۰۵ - ۲۰۴ - ۲۰۳ - ۲۰۲ - ۲۰۱ - ۲۰۰ - ۱۹۹ - ۱۹۸ - ۱۹۷ - ۱۹۶ - ۱۹۵ - ۱۹۴ - ۱۹۳ - ۱۹۲ - ۱۹۱ - ۱۹۰ - ۱۸۹ - ۱۸۸ - ۱۸۷ - ۱۸۶ - ۱۸۵ - ۱۸۴ - ۱۸۳ - ۱۸۲ - ۱۸۱ - ۱۸۰ - ۱۷۹ - ۱۷۸ - ۱۷۷ - ۱۷۶ - ۱۷۵ - ۱۷۴ - ۱۷۳ - ۱۷۲ - ۱۷۱ - ۱۷۰ - ۱۶۹ - ۱۶۸ - ۱۶۷ - ۱۶۶ - ۱۶۵ - ۱۶۴ - ۱۶۳ - ۱۶۲ - ۱۶۱ - ۱۶۰ - ۱۵۹ - ۱۵۸ - ۱۵۷ - ۱۵۶ - ۱۵۵ - ۱۵۴ - ۱۵۳ - ۱۵۲ - ۱۵۱ - ۱۵۰ - ۱۴۹ - ۱۴۸ - ۱۴۷ - ۱۴۶ - ۱۴۵ - ۱۴۴ - ۱۴۳ - ۱۴۲ - ۱۴۱ - ۱۴۰ - ۱۳۹ - ۱۳۸ - ۱۳۷ - ۱۳۶ - ۱۳۵ - ۱۳۴ - ۱۳۳ - ۱۳۲ - ۱۳۱ - ۱۳۰ - ۱۲۹ - ۱۲۸ - ۱۲۷ - ۱۲۶ - ۱۲۵ - ۱۲۴ - ۱۲۳ - ۱۲۲ - ۱۲۱ - ۱۲۰ - ۱۱۹ - ۱۱۸ - ۱۱۷ - ۱۱۶ - ۱۱۵ - ۱۱۴ - ۱۱۳ - ۱۱۲ - ۱۱۱ - ۱۱۰ - ۱۰۹ - ۱۰۸ - ۱۰۷ - ۱۰۶ - ۱۰۵ - ۱۰۴ - ۱۰۳ - ۱۰۲ - ۱۰۱ - ۱۰۰ - ۹۹ - ۹۸ - ۹۷ - ۹۶ - ۹۵ - ۹۴ - ۹۳ - ۹۲ - ۹۱ - ۹۰ - ۸۹ - ۸۸ - ۸۷ - ۸۶ - ۸۵ - ۸۴ - ۸۳ - ۸۲ - ۸۱ - ۸۰ - ۷۹ - ۷۸ - ۷۷ - ۷۶ - ۷۵ - ۷۴ - ۷۳ - ۷۲ - ۷۱ - ۷۰ - ۶۹ - ۶۸ - ۶۷ - ۶۶ - ۶۵ - ۶۴ - ۶۳ - ۶۲ - ۶۱ - ۶۰ - ۵۹ - ۵۸ - ۵۷ - ۵۶ - ۵۵ - ۵۴ - ۵۳ - ۵۲ - ۵۱ - ۵۰ - ۴۹ - ۴۸ - ۴۷ - ۴۶ - ۴۵ - ۴۴ - ۴۳ - ۴۲ - ۴۱ - ۴۰ - ۳۹ - ۳۸ - ۳۷ - ۳۶ - ۳۵ - ۳۴ - ۳۳ - ۳۲ - ۳۱ - ۳۰ - ۲۹ - ۲۸ - ۲۷ - ۲۶ - ۲۵ - ۲۴ - ۲۳ - ۲۲ - ۲۱ - ۲۰ - ۱۹ - ۱۸ - ۱۷ - ۱۶ - ۱۵ - ۱۴ - ۱۳ - ۱۲ - ۱۱ - ۱۰ - ۹ - ۸ - ۷ - ۶ - ۵ - ۴ - ۳ - ۲ - ۱ - ۰ - ۱ - ۲ - ۳ - ۴ - ۵ - ۶ - ۷ - ۸ - ۹ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵

اور نمایاں خوبیاں نظر آئیں۔ دلیری، مردانگی، وعدہ دہائی، تحمل، پاک ٹی اور پاک امنی۔ وہ اپنے نائدے کی خاطر کسی کا نقصان نہ کرے ہاں اپنے نقصان سے کسی دوسرے کا بھلا کرے تو یہ ایثار اور روحِ فتوت ہے۔ کمزور پر ہاتھ نہ اٹھائے، گرفتارِ بلا پر ظلم روا نہ رکھے اور محتاجوں کی مدد کرے۔ مظلوموں کی دادرسی کرنا، سچ کہنا اور سچ سننا، دوسروں کا حق ادا کرنا، نمک حلائی، وفاداری اور ریاکاری سے اجتناب اُس کا شعار ہو۔ بیجا تم ان صفات کو اپنانے کی کوشش کرو۔ ۱۷۵

صلیبی جنگوں کے قہرمان سلطان صلاح الدین ایوبی (م ۵۸۹ھ)، اُس کے معاصر حاکم شام اسامہ ابوالمظفر (م ۵۸۴ھ) اور صلیبی جنگوں کے ایک دوسرے ہیرو سلطان ملک الظاہر بیبرس (م ۶۴۶ھ) نے جو انہوں کو اپنے جھنڈے تلے جمع کر کے ہی دشمنانِ اسلام کے پھٹکے چھڑا دیئے تھے۔ عام مؤرخین ان لوگوں کو ضاکا اور مجاہد لکھ دیتے ہیں۔ وہ ایسے ضرور تھے مگر بیشتر لوگ آدابِ جوانمردی کے پیرو اور فنونِ حرب سے حیران کن حد تک آگاہ تھے۔ ان ہی باتوں نے فرنگیوں کو آدابِ شاہسواری سیکھنے پر شدت سے مائل کیا تھا۔

سلطان صلاح الدین ایوبی کے جوانمردانہ افعال مختلف مآخذ میں مذکور ہیں؛ ایک طرف عیسائیوں کے بادشاہ رچرڈ (شیردل) کا سفاکانہ کردار ہے کہ جہاں موقع ملا، ہزاروں لاکھوں غیر مسلح اور معذور مسلمانوں کو بھی تہ تیغ کر دیا۔ اور دوسری طرف سلطان ایوبی کا کردار ہے۔ اسلامی اخلاقی تعلیم اور جوانمردی کا مظہر۔ عورتوں، بچوں، امیروں، معذوروں اور فرار کرنے والے لوگوں کو تو معاف کرنا ہی تھا۔ مسلح جنگ جوڑوں کو بھی پناہ مانگنے پر امان دے دی اور ان کے مظالم سے صرف نظر کیا۔ ۱۷۶

### خلیفہ الناصر لدین اللہ عباسی اور جوانمردی

نظامِ جوانمردی کو حقیقی شان و شکوہ اور سرکاری حمایت خلیفہ ابوالعباس الناصر لدین اللہ عباسی (۵۷۵ھ - ۶۲۲ ہجری) کے دور میں ملی اور اس کے زیر اثر تقریباً تین سو سال تک جوانمردی کو سرکاری یا نیم سرکاری

۱۷۵۔ طبع دوم تہران با مقدمہ از ڈاکٹر عبدالمجید بدوی صفحہ ۲۲۲۔

۱۷۶۔ AGE OF FAITH OXFORD, P. 211

۱۷۷۔ ایضاً، نیز تمدنِ عرب (فرانسیسی سے) ترجمہ از سید علی بگلومی، آگرہ ۱۸۹۸ء (باب دوم)۔

حیثیت حاصل رہی ہے۔ اس سلسلے میں وقائع تو بہت ہیں مگر ہم خلاصہ مطالب لکھنے پر اکتفا کر رہے ہیں۔ خلیفہ الناصر کے زمانے میں خلافت عباسیہ زوال و انحطاط سے دوچار ہو رہی تھی۔ سلاجقہ نے اپنے اثر و رسوخ کو بڑھا دیا اور خلیفہ کو ایک "تقدس مآب" شخصیت بنا دیا تھا جس کی عملاً کوئی قوت نہ تھی۔ وہ دوسروں کو القابات و خطابات سے نواز سکتا تھا اور بس۔ ادھر سلطان محمد خوارزم شاہ نے دار الخلافہ پر حملہ کرنے کی مقصد و دھمکیاں دیں مگر اُسے چنگیز خان سے نبرد آزمائی کرنا پڑ گئی۔ بہر طور دربار خلافت اندرونی اور بیرونی خطرات اور عام تشدد سے دوچار تھا۔ خلیفہ الناصر نے دُور اندیشی سے نظام فتوت کو مرکزی حیثیت دے کر اپنے اثر و رسوخ کو بحال کرنے کی ایک حد تک کامیاب کوشش کی۔

ابتداء میں خلیفہ نے فوجوالوں کو فقیان کا لباس پہنانا شروع کیا اور ان جو امر و دوی کو جوق در جوق صلیبی جنگوں کی طرف بھیجتا رہا۔ چار سال بعد ۵۷۸ھ میں اُس نے خود بھی لباس فتوت پہنا، جو امر و دوی کے سارے آداب بجالایا۔ شیخ مالک بن عبد الجبار حنبلی (م ۵۸۳ھ) کو "پیر فتوت" بنا رکھا تھا۔ فقیان میں شامل ہو کر خلیفہ نے اعلان کیا کہ۔ "نظام جو امر و دوی کو سرکاری حیثیت حاصل ہو گئی۔ فتوت کی ساری جمعیں اب خلیفہ کے نام سے منسوب اور اُس کی اجازت سے قائم ہوں گی۔" "فتوت نامری" میں نئی رسوم کا اضافہ کیا گیا۔ پیغام رسانی کی خاطر خاص قسم کے کبوتر پالنا (طیور المناسیب)، خاص قسم کی کمانیں اور تیر رکھنا (رمحہ البندق) اور خلیفہ کا جاری کردہ لباس فتوت پہننا لازمی ہو گیا۔ خلیفہ الناصر نے تمام مسلمان بادشاہوں اور حکام کو حکم دیا کہ وہ یہ آداب اپنائیں اور ان کو رواج دیں۔ بعض امراء مثلاً حلب، حمص اور حماة کے امراء نے خطبہ جمعہ میں ایسی آیات پڑھنے کا حکم دیا جن میں اخوت اور ایثار کی تعلیم دی گئی ہے۔ ۲۸

حاکم دوم، سلطان عز الدین کی کاؤس اول (۶۰۷-۶۱۶ھ)، اُس کے جانشین سلطان عز الدین کی کاؤس دوم (۶۱۶-۶۳۲ھ)، فاتح ہند سلطان شہاب الدین محمد غوری (دم ۶۰۲ھ) اور کئی دوسرے بادشاہوں اور امیروں نے خلیفہ الناصر لدین اللہ کے بھیجے ہوئے خرقہ ہائے فتوت (لباس الفتوة) پہنے اور یہ رسم پوری اسلامی

۲۸۔ ابوالفداء، تاریخ حوادث بر بعد ۶۲۲ھ، ج ۱، طبع استنبول صفحہ ۱۳۳، ہاشمہ وحید شمارو، سال ۱۳۴۶ش

ترجمہ از: منظر بختیار، نیز مقالہ از پروفیسر مصطفیٰ جواد "لغة العرب"، ۱۹۳۰ء صفحہ ۲۴۲-۲۴۳۔



ذیاب میں چل پڑی۔<sup>۴۹</sup> سلاحدہ روم نے جو افراد کی تنظیموں کی مدد سے ہی وسط ایشیا کے کفار قراختائیوں کے حملے رفع کئے اور ان کے رئیس بَرَاک حاجب کو فرار اختیار کرنے پر مجبور کر دیا۔ اور آخر کار ۶۳۲ھ میں اُسے قتل کر ڈالا۔ خلیفہ الناصر لدین اللہ نے عیادوں اور شطاروں کو قتل و غارت سے باز رکھنے کی خاطر ان پر شرعی حدود سختی سے جاری کیں۔ خلیفہ نے غریب پڑوسی، مہمان نوازی اور خیرات کی عملی تعلیم کی خاطر جگہ جگہ سرزمین قائم کیں۔ یہ رسوم سارے ہی اسلامی ممالک میں اپنائی گئیں۔ اس طرح خلیفہ کی وفات (۶۲۲ھ) کے تقریباً ۳۴ سال بعد ۶۵۹ھ/۶۱۲۵۸ میں اگرچہ ہلاکو خان منگول کے ہاتھوں بغداد تباہ ہوا اور خلافت عباسیہ کا خاتمہ ہو گیا مگر نظامِ فتوت کو تادیر سرکاری سرپرستی حاصل رہی ہے: مصر کے فاطمی خلفاء، ان کے ماتحت امراء اور پادشاہان ایران کے توسط سے جو افرادی تنظیمات خاصی پُر رونق رہی ہیں اس سلسلے میں قنیاں پیشہ و در اصفاف کی سرگرمیوں کا ذکر بھی ضروری ہے اگرچہ ان ہی کے ازدحام نے آخر کار نظامِ جواندوی کو زوال سے دوچار کر دیا۔ اور ہر کماے را زوانے ہم قرین است۔

### فتیانِ اصنافی

اوپر ذکر ہوا کہ ابتداء میں دست کاروں اور پیشہ وران کو فتوت کا اہل نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اس بات کے ردِ عمل کے طور پر ایک دن ایسا آیا کہ "اصنافی" لوگوں کو نظامِ فتوت میں ایک خاص مقام دے دیا گیا۔ خصوصاً فتوتِ ناصری کے نفاذ کے وقت سے اور اس کے کیفیت کئی کتابوں میں موجود ہے۔<sup>۵۰</sup> نظامِ جواندوی کو تو، جیسا کہ ذکر آ رہا ہے، زوال ہو گیا مگر پیشہ وروں کی فتوت کے آثار از شرق تا غرب اب تک باقی ہیں۔ عرب ممالک، ایران اور مغربی آزاد ممالک میں "اصناف" کو بہت احترام اور اکرام حاصل ہے اور کیا عجب کہ اس بات میں نظامِ جواندوی کی تاثیر ہو۔

فتیانِ اصنافی امورِ سلطنت میں عیادوں اور شطاروں کی مانند دخیل رہے اور اپنے اثر و نفوذ

۴۹۔ کتاب الفخری از ابن اللطیفی، قاہرہ صفحہ ۱۶۰، ۲۳۴ اور: الجامع المختصر از ابن الساعی جلد ۹، بغداد ص ۲۲۱۔

۵۰۔ زندگانی شکفت اور خلیفہ الناصر لدین اللہ: مجلہ شرق شماره ۶ سال ۱۳۱۰ ش، تہران۔

۵۱۔ ار باب الطریق (قلمی، از حاج ابراہیم)، فتوت نامہ قصاب (فارسی)، عیاری نامہ، فتوت نامہ کنش روز و

آشپز (ترکی)۔ تمام قلمی شماره ۱۰۵۵، ۲۰۴۶، کتب خانہ مجلس شورای ملی، تہران۔

کے ذریعے سلطنتوں کے تغیر و تبدل کا موجب بنے رہے ہیں۔ ایران میں صفویہ سلسلہ کے بانی شاہ اسماعیل صفوی متخلص بہ خطائی (۹۰۶ - ۹۳۰ھ) نے ان کے دستوں کی مدد سے سلطان سلیم عثمانی سے مقابلہ کیا۔ وہ اپنے ترکی اشعار میں "اصناف" کو معاشرہ کا خدمت گزار، غازی اور ابدال کبیر کے خطاب کرتا ہے۔ یہ نقیان "قزلباش" کہلاتے تھے جس کے معنی "سرخ ٹوپی پہننے والے" کے ہیں۔ شاہ اسماعیل کی سرکاری فوج کی وردی میں بھی سرخ ٹوپی شامل کر دی گئی تھی۔ شاہ عباس کبیر صفوی کے زمانہ میں "حیدری وراثت" اور "قزلباشوں" میں چل گئی۔ بادشاہ نے قزلباشوں کے خلاف قوت استعمال کر کے ان کو سارے ملک میں پراگندہ کر دیا، اور "لنگر خانوں" پر قلعہ بندی کر دی گئی۔ ۵۲

### زوالِ جوانمردی

مسک جو انمردی میں فتور کے ضمن میں یہ شعر بہت مشہور رہا ہے۔ شعر تو سید عبدالواسع حبیبی گرجستانی (م ۵۵۵ھ) کا ہے۔ مگر حکیم سنائی غزنوی (م ۵۴۵ھ) سے منسوب کرتے رہے ہیں:

منوخ شد مروت و معدوم شد وفا زین ہر دو ماندہ نام چو سیرغ و کیمیا  
شاعر کی شکایت شخصی ہو سکتی ہے مگر عیاروں اور شطاروں کی بعض بدعات اور ناروا حرکات واقعی ایسی ہی تھیں۔ گویا جوانمردی و مروت کا خاتمہ ہو گیا ہو۔ ابن المعمر حبیبی ان حرکات کو "بدعات السوء" کا نام دیتا ہے۔ رسالہ فتویہ مؤلفہ امیر سید علی ہمدانی میں مرقوم ہے: "..... کئی آدمی بندہ نفس بنے ہوئے اور خواہشات نفسانی کے ایروں کو آخی اور جوانمرد کا نام دیتے ہیں حالانکہ ان کے روابط کی انتہا منافقت، دشمنی اور خود غرضی کے سوا کچھ نہیں ہے۔" آٹھویں صدی ہجری کا ایک نامور شاعر شیخ رکن الدین اوحدی مراغی (م ۳۸ھ) اپنی شہنوی "جام جم" میں نقیان بدکار کی طرف واضح اشارت کرتا ہے:

ہر گجا خاستے است بند اندازہ بند مکرے بگتریدہ ایت بازہ

۵۲ - سرچشمہ ..... ص ارزش ..... ص

۵۳ - دیوان طبع تہران ص ۱۲ (جلد اول)۔

۵۴ - دیوان باہتمام مصفا ص ۴۸۔

۵۵ - کلیات اوحدی، صفحہ ۵۶۳ - ۵۶۴۔

از دور و دست کردہ سببت و ریش      وز پس جسرعہ وان و حشیش  
 کند از شہر چند سلفہ بہ کف ،      بنشاند برابر اندر صف ،  
 روز در کار سخت بے خورد و خفت      در عذب خانہ بروہ شب نرمفت  
 سُفرہ پُر نان و دیک پر خوردی      قالب و قلب خالی از مردی

بداعمالی کے علاوہ، زوالِ فتوت کا بڑا سبب زمانہ کے بدلتے ہوئے حالات تھے۔ ایران میں شاہ اسمعیل صفوی نے باقاعدہ افواج کی تشکیل کی۔ عرب ممالک اور ترکی میں بھی ایسا ہی ہو گیا۔ اس طرح "فتوتِ ناصری" کی روش پر نیشنل فقیان اصفہانی کی ضرورت نہ رہی۔ یورپ کے صنعتی انقلاب نے دست کاریوں اور مختلف پیشوں کی مہارت کو ویسے بھی مجروح کر دیا۔ غرض ان سہ گانہ اسباب: بدعملی، افواج کی تشکیل جدید، اور صنعتی انقلاب نے جو امرودی کو انتہائی زوال کے دبانے پر لاکھڑا کیا۔ عبداللہ مستوفی اپنی تالیف "شرح زندگانی من" (جلد اول صفحہ ۳۰۸-۳۱۸) میں ایران کے ان جوانمردوں کا ذکر کرتے ہیں جو اس ملک کے مختلف شہروں میں سرگرم عمل تھے خصوصاً مشہد شہر کے داؤش دداوش مشہدی یا داوش مشدی، اور تہران کے فتیان کے بارے میں اس کتاب میں مفصل معلومات درج ہیں۔ تہران کے فتیان، اس مسک کے سارے آداب کے عامل اور فتوتِ ناصری کی رسوم مثلاً کبوتر پروری کو اپنائے ہوئے تھے۔ وہ مہمان نواز، پاک دامن، غریب پرور اور بے تعصب تھے۔ یہ لوگ تاجا ریہ خاندان کے آخری دور (بیسویں صدی کے اوائل) تک موجود تھے۔ اسلامی نظامِ جوانمردی کے مسک کے بارے میں ان ہی گزارشات پر بطور خلاصہ ہم اکتفا کر رہے ہیں۔ برصغیر ہندوستان میں، اسلامی مرکزِ خلافت سے دوری کی بنا پر، غالباً یہ آداب زیادہ مروج نہیں رہے۔ ہاں سلطان شہاب الدین محمد غوری کے لباسِ فتوت زیب تن کرنے، بعض

۵۶۔ تفصیل: مجلہ دانش کہدہ ادبیات، تہران، شمارہ ۴ سال ۱۳۳۵ ش۔

۵۷۔ اس سہ جلدی کتاب کا نام "شرح زندگانی اجتماعی دورِ تاجا ریہ" بھی ہے۔

۵۸۔ داؤش بھائی کو کہتے ہیں۔ اسی کا بازماندہ کلمہ "دادا" ہے جو پاکستان میں "عیارنما" معنی رکستا ہے۔ خصوصاً بڑے شہروں میں۔

صوفیہ کا لقب "انجی" ہونے، نیز چند شعراء کے تخلص "فتوت" اور کام بھی جو انمردانہ ہونے کی وجہ سے امکان ہے کہ یہ رسوم یہاں بھی موجود رہی ہوں۔

راقم الحروف اس سلسلے میں پردوش کرے گا اور بقول غالب ع  
 صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے  
 ممکن ہے کہ دیگر حضرات بھی اس سلسلے میں پیش قدمی فرمائیں۔

۵۹۔ مثلاً شیخ سراج الدین عثمان انجی (دم ۵۸، ۵۷) جو حضرت محبوب الہی نظام الدین اولیاء  
 (م ۷۲۵ھ) کے مرید تھے۔

۶۰۔ مثلاً حبیب اللہ فتوت کشمیری، فتوت حسین خان "فتوت" کشمیری اور مرزا ابوتراب فتوت لاہوری۔  
 یہ دسویں گیارھویں صدی ہجری کے افراد تھے، ملاحظہ ہو: تذکرہ شعرائے پنجاب، صفحہ ۱۰۸  
 اور تذکرہ شعرائے کشمیر (تکمیلہ جلد سوم) صفحہ ۱۰۸۔ ❖ ❖ ❖

